تعارفی کلمات

ظفر الاسلام اصلاحی

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور فضل و کرم ہے کہ آج ہمیں ادارہ علوم القرآن کے زیر اہتمام دوسرا سیمینار ''عصر حاضر کے مسائل اور قرآنی تعلیمات'' کے موضوع پر منعقد کرنے کی توفیق نصیب ہورہی ہے۔ اس سے قبل ادارہ نے ۲۶-۲۷ جولائی ۲۰۰۵ء کو ''قرآنی علوم بیسویں صدی میں'' کے عنوان سے دو روزہ سیمینار اسی یونیورسٹی کے آرٹس فیکلٹی لاؤنج میں منعقد کیا تھا جس کے مقالات کا مجموعہ تقریباً دو سال قبل شائع ہوکر علمی حلقوں میں پہنچ چکا ہے۔ موجودہ سیمینار کے بارے میں کچھ کہنے سے قبل ادارہ علوم القرآن کا مختصر تعارف مناسب و برمحل معلوم ہوتا ہے۔

ادارہ علوم القرآن (جیسا کہ بہت سے حضرات کو معلوم ہے) انجمن طلبہ قدیم مدرسۃ الاصلاح (سرائے میر، اعظم گڑھ) کی علی گڑھ شاخ کی کوششوں سے بتوفیق الٰہی ۱۹۸۴ء میں قایم ہوا۔ اس کے بنیادی مقاصد یہ قرار پائے:

۱- جدید اسلوب میں قرآنی علوم وفنون کی اشاعت۔

۲- امت مسلمہ اور انسانیت کو درپیش مسائل کا قرآنی حل پیش کرنا۔

۳- قرآن سے متعلق اہم موضوعات پر علمی و تحقیقی کام۔

ان مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے جن امور کو ادارہ کی اولین ترجیحات میں شامل کیا گیا وہ یہ تھے:

☆ قرآنیات پر ایک ریفرنس لائبریری کا قیام۔

☆ قرآن و علوم قرآن پر ایک اختصاصی مجلّہ کا اجراء

☆ قرآنیات پر مفید علمی کتب کی اشاعت۔

☆ قرآن سے متعلق اہم موضوعات پر خطبات و مذاکرات کا انعقاد۔

☆ قرآنی علوم پر مطالعہ وتحقیق کے لیے طلبہ کی تربیت ونگرانی۔

الحمد للہ ادارہ علوم القرآن ان میں سے ہر پہلو سے محدود پیمانہ پر ہی سہی اپنی خدمت انجام دے رہا ہے۔ ششماہی علوم القرآن کے نام سے ادارہ کے ترجمان کے طور پر اردو مجلّہ کی اشاعت جولائی ۱۹۸۵ء سے بدستور جاری ہے۔ اب تک اس کی ۲۲ جلدیں (جو ۲۹ شماروں پر مشتمل ہیں) شایع ہوچکی ہیں۔ ان میں مولانا امین احسن اصلاحی سیمینار نمبر اور قرآنی علوم بیسویں صدی میں سیمینار نمبر بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی ضخامت تقریباً پانچ سو صفحات ہیں۔ اس مجلّہ کے مدیر ابتداء اجراء سے برادر مکرم پروفیسر اشتیاق احمد ظلی صاحب رہے ہیں جو اس وقت دار المصنفین شبلی اکیڈمی کے ڈائرکٹر اور مدیر معارف کے مناصب جلیلہ پر بھی فائز ہیں۔ یہ عاجز وفقیر بے نوا جنوری ۱۹۸۹ء سے مجلّہ کے مدیر معاون کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اس مجلّہ کے امتیازات یہ ہیں:

☆ اداریہ سے خبر نامہ تک اس کے مشتملات کے ہر جز کا قرآن وقرآنی مطالعات سے کسی نہ کسی پہلو سے تعلق۔

☆ اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید علمی انداز پر خاص توجہ۔

☆ مقالات کے آخر میں حواشی وحوالہ جات کا اہتمام۔

☆ بحث، تجزیہ وتنقید میں مسلکی و جماعتی تعصب وتنگ نظری سے اجتناب۔

☆ ہر شمارہ کے آخر میں تمام مقالات کا انگریزی خلاصہ۔

درحقیقت قرآنی علوم کی اشاعت میں ادارہ کی اب تک خدمات کا سب سے بڑا اور قابل قدر حصہ یہی مجلّہ ہے اور سچ پوچھیے تو یہی اس ادارہ کی شناخت بن گیا ہے۔ علمی حلقوں اور شایقین قرآنیات میں ادارہ علوم القرآن کا جو کچھ تعارف ہوا ہے یا اسے جو مقبولیت نصیب ہوئی ہے وہ اسی مجلّہ کی بدولت ہے۔ اللہ کرے ہمیں پابندی کے ساتھ اس کی اشاعت کی توفیق نصیب ہو۔ اللھم وفقنا بما تحب و ترضیٰ۔

جہاں تک ادارہ کی مطبوعات کا تعلق ہے مذکورہ دو خاص نمبرات کے علاوہ اس سے اب تک چھوٹی بڑی پانچ کتابیں شایع ہوچکی ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱- حقیقت نماز/تصنیف: مولانا امین احسن اصلاحی، (تخریج و تحقیق: مولانا سلطان احمد اصلاحی)

۲- قرآنی مقالات (دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح کے ترجمان ''الاصلاح'' کے منتخب قرآنی مقالات کا مجموعہ)/مرتبہ: پروفیسر اشتیاق احمد ظلی

۳- اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ/مرتبہ: ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی

۴- کتابیات فراہی/مرتبہ: ظفر الاسلام اصلاحی

۵- اشاریہ ششماہی علوم القرآن (۱۹۸۵-۲۰۰۳ء)/مرتبہ: ظفر الاسلام اصلاحی

ہمیں اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ قرآنیات پر اشاعتی کاموں میں ادارہ علوم القرآن ابھی بہت زیادہ پیش رفت نہیں کر سکا ہے۔ دیگر وجوہ کے علاوہ اس کی ایک بڑی وجہ اب تک اس کی اپنی باقاعدہ وسیع عمارت کا مہیا نہ ہونا ہے۔ اس کی وجہ سے طباعت کے بعد کتابوں کے اسٹاک محفوظ رکھنے میں بڑی دشواری پیش آتی ہے۔ یہ ادارہ تقریباً ۲۲ سال تک ادارہ کے تاسیسی رکن اور مجلس انتظامی کے ممبر برادر مکرم پروفیسر عبدالعظیم اصلاحی صاحب کے مکان ''حق نشان'' کا مہمان رہا۔ اس وقت ادارہ شبلی باغ (دودھپور) میں اپنی زیر تعمیر عمارت کے قریب اسی کے ایک کمرے میں مکین ہے۔ الحمد للہ ادارہ کے بہی خواہوں، اہل خیر اور اصحاب علم و فضل کے تعاون سے تعمیر کا سلسلہ جاری ہے، لیکن ظاہر ہے کہ کسی بھی پرائیوٹ ادارہ کی تعمیر کے لیے مطلوبہ کثیر وسائل کی فراہمی بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔ یہ عمارت اللہ رب العزت کی کتاب عزیز کی خدمت کی نسبت سے تعمیر ہو رہی ہے ہم اس کے فضل و کرم کے طلب گار و امیدوار ہیں، ہمیں قوی توقع ہے کہ اصحاب خیر کے فراخدلانہ تعاون سے ہمیں اس تعمیراتی منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی توفیق نصیب ہوگی۔ اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ ادارہ کے اہم اشاعتی منصوبوں کو بروئے کار لانے اور اس کی دوسری سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کی کوششیں جاری ہوں گی۔

قرآنیات پر ادارہ کی لائبریری کی توسیع و ترقی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لائبریری میں علوم اسلامیہ بالخصوص قرآنیات پر عربی، اردو، فارسی و انگریزی کتب کا اچھا خاصا ذخیرہ دستیاب ہے۔ اس وقت علی گڑھ میں قرآنیات پر مختلف زبانوں کی اتنی کتابیں یکجا شاید ہی کسی اور لائبریری میں دستیاب ہوں جتنی ادارہ کی لائبریری میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ادارہ کی

لائبریری میں ہندو بیرون ہند سے تقریباً ۴۰ رسائل و مجلدات موصول ہوتے ہیں۔ان میں بیش تر ششماہی علوم القرآن کے تبادلہ میں آتے ہیں۔فی الحال جگہ کی کمی کی وجہ سے ان کی سالانہ جلدیں تیار کرنے کا کام بخوبی نہیں انجام پا رہا ہے۔لائبریری کے اپنے ذخیرہ کتب کے علاوہ بعض ارکان ادارہ کی جانب سے عاریتاً وامانتاً موہوبہ کتب بھی اس میں محفوظ ہو کر شائقینِ قرآنیات کو مستفیض کرتی رہتی ہیں۔**فجزاهم الله احسن الجزاء۔**

قرآنیات پر مطالعہ وتحقیق کے لیے طلبہ کی تربیت ونگرانی کا کام بھی جاری ہے۔ادھر تقریباً دو برس سے دو اسکالرس ادارہ کے زیر تربیت رہے ہیں جن کی میقات تقریباً پوری ہو چکی ہے ان شاءاللہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

جہاں تک سیمینار کے موضوع کا تعلق ہے یعنی ''عصر حاضر کے مسائل اور قرآنی تعلیمات'' یہ موجودہ عالمی منظر نامہ میں بڑی اہمیت ومعنویت رکھتا ہے۔یہ ایک مسلم حقیقت ہے اور ہم سب کا اس پر یقین ہے کہ قرآن کریم وہ عظیم ترین کتاب ہدایت ورحمت ہے جس کا فیضان زمانۂ نزول سے جاری ہے اور ہر دور میں انسانیت کو اس سے بہترین رہنمائی ملتی رہی ہے اور عصر حاضر میں بھی اس کی ہدایات وتعلیمات میں انسان کے جملہ مسائل کا حل مضمر ہے۔اس وقت دنیا پر نظر ڈالی جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ ہر ملک وہر خطہ کا انسان جس جنس نایاب کا متلاشی ہے وہ امن و سکون ہے۔آج کا انسان سماجی، معاشی وسیاسی زندگی میں گونا گوں مسائل سے دوچار ہے۔ان سب کا حل تلاش کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اسے امن کے ساتھ رہنا نصیب ہو یا اس کی زندگی سکون سے گذرے۔اس متاعِ بے بہا کی یافت کے لیے انفرادی کوششیں جاری ہیں اور حکومتی سطح پر بھی اقدامات ہوتے رہتے ہیں۔اس موضوع پر قلم بھی رواں رہتا ہے اور بحث و مباحثے بھی ہوتے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان مسائل پر اس پہلو سے کم ہی غور کیا جاتا ہے کہ آخر وہ کتاب عظیم ان مسائل کا کیا حل پیش کرتی ہے جسے اللہ رب العزت نے رہتی دنیا تک اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے نازل فرمایا ہے یا یہ جاننے وسمجھنے کی کم ہی کوشش کی جاتی ہے کہ موجودہ بگڑی ہوئی صورت حال میں قرآن کی وہ کون سی تعلیمات وہدایات ہیں جو انسان کے دکھ کا درماں بن سکتی ہیں جب کہ یہ حقیقت بخوبی معلوم ہے کہ اللہ رب العٰلمین نے اس کتاب ہدایت و

رحمت کو اسی لیے نازل فرمایا تھا کہ شب و روز کا لائحۂ عمل اسی کی تعلیمات کے مطابق طے کیا جائے جو معاملہ بھی درپیش ہو اس میں اسی الفرقان کو حکم بنایا جائے اور جو مسئلہ بھی پیدا ہو اس کا حل سب سے پہلے اسی نسخۂ کیمیا میں تلاش کیا جائے۔ قرآن کریم کا یہ مقام و مرتبہ خود اللہ تعالیٰ نے جن آیات میں واضح فرمایا ہے ان کی ترجمانی یہ ہے:

☆ اس کتاب کا نزول اور اس کا علم عطا ہونا اللہ رب العزت کا اپنے بندوں پر بہت بڑا فضل و کرم ہے اور اس کی صفت رحیمیت و رحمانیت کا مظہر ہے۔

☆ بے شک قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔

☆ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے (محبوب) بندے پر الفرقان یعنی حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب نازل کی۔

☆ اے لوگو! یہ تمھارے رب کی جانب سے نصیحت ہے جس میں دلوں کے امراض کی شفا ہے اور مومنین کے لیے رہنمائی و رحمت ہے۔

☆ یہ تو سارے جہاں کے لیے نصیحت و یاددہانی ہے ہر اس شخص کے لیے جو راہ راست پر چلنا چاہتا ہو۔

☆ یہ نہایت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور اہل عقل اس سے نصیحت حاصل کریں۔

☆ یہ کتاب جسے ہم نے نازل کیا ہے سراپا خیر و برکت ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قرآن کریم کے بارے میں ان سب حقائق کے باوجود موجودہ صورت حال یہ ہے کہ صحیح طور پر اس کا مقام و مرتبہ پہچاننے میں ہم سے غفلت و کوتاہی ہو رہی ہے۔ یہ نعمت عظمیٰ جس قدردانی کی مستحق ہے وہ ہم سے نہیں ہو پا رہی ہے۔ مسائل و معاملات میں اس سے طلب رہنمائی کا جو حق ہے اسے ہم پورا نہیں کر پا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج عام انسان اور اہل اسلام بھی اپنے مسائل کے حل کے لیے پریشان ہیں۔ اس کے لیے دوڑ بھاگ کر رہے ہیں لیکن مقصد برآری نہیں ہو رہی ہے۔ بظاہر اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس حل کی تلاش غلط جگہ پر ہو رہی ہے یا اس کے حصول کے لیے صحیح ذرائع نہیں اپنائے جا رہے ہیں۔ یہ ہم سب کے سوچنے و سمجھنے

کی بات ہے کہ رب العالمین کے عطا کردہ نسخہ کیمیا سے غفلت برتی جائے تو مرض کا ازالہ کیسے ہوسکتا ہے اللہ رب العزت کی نازل کردہ ہدایات پر توجہ نہ دی جائے تو دکھوں کا درماں کیسے نصیب ہوسکتا ہے۔ پروردگار عالم کے نصائح کے بہترین مجموعہ پر عمل نہ کیا جائے تو درپیش مسائل کا حل کیوں کر مل سکتا ہے اور قرآن کی اولین شرح حدیث نبوی ﷺ اور عملی تفسیر سنت رسول ﷺ کی اتباع کا حق نہ ادا کیا جائے تو مسائل سے نپٹنے میں ہم کامیابی سے کیوں کر ہم کنار ہوسکتے ہیں۔

انہی احساسات کے تحت ادارہ علوم القرآن کے ذمہ داروں نے ''عصر حاضر کے مسائل اور قرآنی تعلیمات'' کے موضوع پر سیمینار کے انعقاد کا فیصلہ کیا اور بتوفیق الٰہی آج ہمیں اس کی عملی شکل دیکھنی نصیب ہورہی ہے۔ یہ دعویٰ قطعاً صحیح نہ ہوگا کہ اس موضوع پر مذاکرہ یا سیمینار کی یہ اولین کوشش ہے۔ اہل علم و شائقینِ قرآن میں یہ موضوع زیر بحث آتا رہا ہے اور آئندہ بھی آتا رہے گا، سچ پوچھیے تو اس طرح کے موضوعات پر جتنا غور وفکر کیا جائے کم ہے، اس پر جس قدر قلم کو حرکت دی جائے اس کا حق ادا نہ ہوگا۔ اس سیمینار کے سلسلہ میں بس یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ اس موضوع پر مذاکرہ و مباحثہ یا درپیش مسائل کے حوالے سے قرآنی افکار وتعلیمات کی جانب لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے جو کوششیں ہورہی ہیں یہ سیمینار اس کی ایک کڑی ہے۔ اللہ کرے مقبول ونتیجہ خیز ہو۔ سیمینار کے لیے ذیلی عناوین منتخب کرتے وقت یہ پیش نظر رہا ہے کہ کچھ ایسے جدید مسائل بھی ان میں شامل کردیے جائیں جو مختلف حلقوں میں بار بار زیر بحث آتے ہیں تاکہ ان کے بارے میں قرآن کا نقطہ نظر سامنے آجائے مثلاً قرآن کے حوالہ سے حقوق انسانی، کمزور طبقات کے حقوق، عورتوں کے سماجی ومعاشی حقوق، غیر مسلموں کے حقوق مطالعہ، ماحولیات کا تحفظ اور قرآن، قرآن مجید اور ذہنی تناؤ کا حل، قرآن کریم اور گلوبلائیزیشن، بین المذاہب مکالمہ کے قرآنی اصول، قرآن اور امن عالم، عصر حاضر کے معاشی مسائل اور قرآن، قرآن کریم اور بین الاقوامی تعلقات۔ گرچہ ان تمام موضوعات پر مقالے نہیں موصول ہوسکے ہیں لیکن ان میں سے کچھ اہم موضوعات پر مقالات سے ہم سیمینار کے اجلاسوں میں مستفید ہوں گے۔

جدید دور میں انسان جن مسائل سے دوچار ہے ان میں سے بیش تر کا تعلق ان خرابیوں سے ہے جو انسانی حقوق کے عدم احترام یا ان کی پامالی سے پیدا ہوتے ہیں۔ واقعہ یہ

ہے کہ موجودہ معاشرہ میں ایک دوسرے کے حقوق کے احترام وتحفظ کا احساس کم سے کم ہوتا جارہا ہے۔ ہر شخص اپنے حق کا دعویٰ دار وطلب گار ہے، اس پر دوسروں کے کیا حقوق عاید ہوتے ہیں ان سے کوئی مطلب نہیں۔ اس ماحول میں خاص طور سے کمزور طبقات کے حقوق نظر انداز کردینا یا ان کا پاس ولحاظ نہ رکھنا ایک عام مزاج بنتا جارہا ہے۔ ان سب کا لازمی نتیجہ باہمی اختلاف و نزاع، فساد و انتشار اور بدامنی و بے اطمینانی کی صورت میں ہم سب کے سامنے ہے۔ اس صورت حال میں قرآن کی وہ آیات کس قدر اہمیت ومعنویت رکھتی ہیں جن میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی سخت تاکید کی گئی ہے اور اپنا حق طلب کرنے سے زیادہ دوسروں کا حق ادا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ مزید براں قرآن کریم نے مسلم وغیر مسلم، امیر وغریب، طاقت ور و کمزور، موافق ومخالف اور دوست و دشمن سب کے ساتھ بلاکسی امتیاز عدل و انصاف کا معاملہ کرنے کی جو تعلیم دی ہے اور انفرادی طور پر اس کے اصولوں کو برتنے کی تاکید کے ساتھ قانون عدل کے نفاذ کو جس واضح انداز میں حکومت کے قیام کا بنیادی مقصد قرار دیا ہے عصر حاضر میں قرآن کریم کی اِن تعلیمات وہدایات کی معنویت اور قدر وقیمت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ اس سیمینار میں قرآن اور حقوقِ انسانی کے مختلف پہلوؤں پر متعدد مقالہ نگاران کے نتائج فکر ہمارے سامنے آئیں گے۔

سیمینار کی نسبت سے ایک اور بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ منتظمین سیمینار نے مقالات کی وصولیابی کے لیے ایک تاریخ یا ڈیڈلائن متعین کی تھی، سیمینار کی ایک اچھی روایت اختیار کرنے کے علاوہ اس سے مقصود یہ بھی تھا کہ موصولہ مقالات کو کمپوز کراکے ہر مقالہ کی کاپی شرکاء سیمینار کو فراہم کی جائے اور یکجا جز بندی کراکے ان کی کاپی مقالہ نگار حضرات کی خدمت میں پیش کی جائے۔ شکر خدا کہ اس میں ہمیں کافی حد تک کامیابی ملی ہے۔ اس دشوار گزار کام کے پورا ہونے میں جن لوگوں کی انتھک کوششوں کا خاص دخل رہا ہے ان میں کمپوزر جناب محمد عرفان قاسمی صاحب کے علاوہ مولانا اشہد رفیق ندوی، جناب زبیر عالم اصلاحی اور جناب محمد اسمٰعیل اصلاحی شامل ہیں۔ فجز اہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ ان سب کے ساتھ اس حقیقت کے اظہار میں کوئی تکلف نہیں کہ وقت کی کمی کی وجہ سے ان مقالات کی نہ باقاعدہ ایڈیٹنگ ہوسکی ہے اور نہ ہی

ان کی اچھی طرح پروف ریڈنگ ہو پائی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجموعہ مقالات کی اشاعت کے وقت ان کمیوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

اپنی بات ختم کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ باقاعدہ کلمات تشکر تو مولانا اشہد رفیق ندوی صاحب پیش کریں گے لیکن کنوینر سیمینار کی حیثیت سے میں اپنا یہ فرض سمجھتا ہوں کہ تمام مقالہ نگار حضرات، مہمانان گرامی اور سامعین کرام کا شکریہ ادا کروں۔ ان کی تشریف آوری اور یہاں موجودگی سیمینار کی رونق اور ہماری حوصلہ افزائی ہے۔ میں صدر شعبہ عربی برادر مکرم محمد صلاح الدین عمری صاحب اور ڈی-ایس-اے کوارڈینیٹر پروفیسر کفیل احمد قاسمی صاحب اور شعبہ عربی کے دیگر اساتذہ کرام اور آفس کارکنان کا ممنون ہوں کہ ان کے تعاون سے اس مناسب مقام اور بارونق ہال میں سیمینار کا انعقاد ہمیں نصیب ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزاء خیر دے اور تعاون علی الخیر کی اس مثال سے ہم سب کو سبق حاصل کرنے کی توفیق عنایت کرے۔

آخری بات یہ کہ قرآنی افکار و تعلیمات کی اشاعت کے لیے تصنیف و تالیف اور سیمینار و مذاکرات کے علاوہ یہ اشد ضروری ہے کہ انھیں دل و دماغ میں رچایا بسایا جائے اور ان پر خود عمل پیرا ہونے کے علاوہ دوسروں کو ان کا پیرو بنانے کی کوشش کی جائے۔ سچ یہ کہ قرآن کریم جس فکر کے سانچہ میں انسان کو ڈھالنا چاہتا ہے اور روز مرہ زندگی کی بہتری اور معاشرہ میں امن و امان قایم کرنے کے لیے اس کی جو روشن تعلیمات ہیں ان کی افادیت و معنویت کسی مخصوص قوم یا کسی خاص زمانہ کے لیے محدود نہیں بلکہ تا قیامت ہر زمانہ کے لوگوں کے لیے یہ باعث افادیت و رحمت ہیں بس شرط یہ ہے کہ صدق دل سے قرآن کی حقانیت و صداقت کو تسلیم کیا جائے، اس کی ہدایات و تعلیمات کو پورے طور پر دل و دماغ میں جاگزیں کیا جائے اور خلوصِ نیت سے ان کو عملی قالب میں ڈھالا جائے۔ اللہ کرے عصر حاضر کا انسان اس حقیقت کو سمجھ جائے اور ہم سب کو قرآن و سنت پر عمل کی توفیق نصیب ہو۔

وھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون۔

(اور یہ کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے سراپا خیر و برکت ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے)